خلافت لائبریری ربوہ

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

۳۰۔ اکتوبر ۱۹۹۴ء

روزنامہ
الفضل ربوہ
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد ۴۴-۷۹ نمبر ۲۴۲ | اتوار۔ ۲۴۔ جمادی الاول ۱۴۱۵ھ ' ۳۰۔ اخاء ۱۳۷۳ ہش ' ۳۰۔ اکتوبر ۱۹۹۴ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایمانی اور عملی طاقت کو بڑھانے کے واسطے دعاؤں میں لگے رہو

دعاؤں کے ذریعہ خدا تعالیٰ کی قدرتوں اور طاقتوں کا اظہار ہوتا ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ وہ ایسا قادر ہے کہ مشکلات کو حل کر دیتا ہے غرض دعا بڑی دولت اور طاقت ہے اور قرآن شریف میں جا بجا اس کی ترغیب دی ہے اور ایسے لوگوں کے حالات بھی بتائے ہیں جنہوں نے دعا کے ذریعہ اپنی مشکلات سے نجات پائی۔ انبیاء علیہم السلام کی زندگی کی جڑ اور ان کی کامیابیوں کا اصول اور سچا ذریعہ یہی دعا ہے۔ پس میں نصیحت کرتا ہوں کہ اپنی ایمانی اور عملی طاقت کو بڑھانے کے واسطے دعاؤں میں لگے رہو۔ دعاؤں کے ذریعہ سے ایسی تبدیلی ہو گی جو خدا کے فضل سے خاتمہ بالخیر ہو جاوے گا۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

دیکھو خدا تو سب کا خدا ہے مگر اس کے تعلقات خاص خاص کے ساتھ خاص ہیں۔ جتنی جتنی کوئی اس سے صلح کرتا ہے اتنا ہی وہ اس کی حفاظت کرتا ہے۔ (-) اگر تم سچی تبدیلی اور اس سے صلح پیدا کرو۔ خدا بخیل نہیں مگر ہاں اس نے ایک اندازہ رکھا ہوا ہے جب تک اس تک انسان نہ پہنچے تو وہ کامل نہیں ہوتا اور نہ اس پر وہ فیض جاری کیا جاتا ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ ایک شرابی کو اگر پوری مقدار شراب کی نہ دی جاوے تب تک وہ بیہوش نہیں ہو سکتا۔ اسی طرح جب اس انتہائی ذرجہ محبت تک ترقی نہ کی جاوے تب تک لا حاصل ہوتا ہے۔ قانون قدرت جس طرح جسمانی چیزوں کے واسطے ہے۔ ایسے ہی روحانی امور کے واسطے بھی ہے۔

(ملفوظات جلد سوم ص ۱۵۳)

احمدی خواتین اور وقف عارضی

○ حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث فرماتے ہیں۔

"یہ واقفین وفد کی شکل میں دو افراد پر مشتمل ہوتے ہیں۔ اس میں احمدی بہنیں بھی حصہ لیتی ہیں۔ ان کو باہر صرف اس صورت میں بھجوایا جاتا ہے جبکہ وہ خاوندوں کے ساتھ یا والد کے ساتھ یا اپنے بھائی کے ساتھ باہر جا سکیں۔ ورنہ ان سے اپنے ہی شہر یا قصبہ میں عورتوں کی تربیت وغیرہ کے کام لئے جاتے ہیں۔ تاکہ بہنیں بہنوں سے خدا کی رضا کی خاطر حسن معاملہ اور پیار کے تعلقات قائم کریں۔"

(روزنامہ الفضل ۱۲۔ فروری ۱۹۷۷ء)

وقف عارضی کا سال ختم ہونے میں صرف دو ماہ باقی رہ گئے ہیں۔ تمام عہدیداران اور مربیان کرام سے گذارش ہے کہ اس طرف خصوصی توجہ دے کر اپنے ٹارگٹ کو پورا کریں اور عند اللہ ماجور ہوں۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد وقف عارضی)

درخواست دعا

○ مکرم شاہد احمد صاحب چغتائی کی والدہ محترمہ نسیم فردوس صاحبہ اہلیہ مکرم عطاء الرحمان چغتائی صاحب آف ماڈل ٹاؤن لاہور برین ہیمرج کی وجہ سے بیمار ہیں اور فضل عمر ہسپتال ربوہ میں داخل ہیں حالت تشویشناک ہے۔ احباب کرام کی خدمت میں خصوصی دعاؤں کی درخواست ہے۔ مولا کریم اپنے فضل سے جلد اور کامل شفا عطا فرمائے۔

نمایاں کامیابی

○ عزیزم مبشر احمد شاہد ابن مکرم رشید احمد ارشد صاحب دھرکنہ ضلع چکوال نے میٹرک کے امتحان میں سائنس کے مضامین میں ۷۰۹/۸۵۰ نمبر حاصل کر کے گورنمنٹ ہائی سکول میں اول پوزیشن حاصل کی ہے۔

احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیز کو یہ اعزاز مبارک فرماوے۔ اور مزید نمایاں کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے۔

ناظر تعلیم

لوگوں کیلئے وہ بات پسند کرو جو اپنے لئے پسند کرتے ہو

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

(صاحب ایمان) کی یہ تعریف فرما دی کہ (-) لوگوں کے لئے وہ بات پسند کرو جو تم اپنے نفس کے لئے پسند کرتے ہو۔ اب یہاں مسلم کا لفظ نہیں آیا۔ عام طور پر مسلم کی تعریف میں مسلمانوں کے تعلقات کا ذکر ملتا ہے۔ اس سے بعض غیروں کو یہ غلط فہمی پیدا ہو جاتی ہے کہ سلمانوں کے احسانات محض مسلمانی کے دائرے میں ہیں۔ وہ اس مضمون کو سمجھ نہیں سکتے لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لفظ مسلم کو غیر مسلموں پر احسان کے معنی میں بھی استعمال فرمایا ہے۔ لیکن لفظ مومن کو خصوصیت کے ساتھ تمام بنی نوع انسان کے ساتھ احسان کے معاملے کے تعلق میں بیان فرمایا ہے۔ یہ وہ ایک موقع ہے جو اس کی مثال ہے۔ آنحضور فرماتے ہیں کہ (-) لوگوں کے لئے وہی چیز چاہو (-) جو تم اپنے نفس کے لئے چاہتے ہو (-) تو تم مومن ہو جاؤ گے۔ یعنی خدا کے حضور مومن لکھے جاؤ گے۔ اب اس کا کیا تعلق ہوا۔ مومن لکھے جانے کا اس بات سے کیا تعلق ہے۔ جب تک اس کو سمجھیں گے نہیں۔ نہ اس حدیث پر صحیح عمل ہو سکتا ہے نہ اس سے پورا استفادہ ہو سکتا ہے۔

لفظ مومن کے دو رخ ہیں ایک اللہ کی طرف اور ایک بندے کی طرف۔ بعینہٖ اسی طرح لفظ مسلم کے بھی دو رخ ہیں۔ ایک اللہ کی طرف اور ایک بندے کی طرف۔ مومن کا ایک مطلب ہوتا ہے امن دینے والا اور ایک مطلب ہوتا ہے ایمان لانے والا جو شرعی اصطلاحی ترجمہ ہے۔ جب اللہ کے تعلق میں ہم بات کرتے ہیں تو مراد ہے ایمان لانے والا اور جب بندوں کے تعلق میں بات کرتے ہیں تو امن دینے والا ہے۔ تو ہر شخص اپنے لئے امن پسند کرتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اگر تسکین مل جائے کسی شخص کو یہی اس کی جنت ہے۔ اور تمام تر بنی نوع انسان کی کوششیں اپنے نفس کو تسکین دینے کی کوششیں ہیں۔ اور اپنے نفس کو خطرات سے بچانے کی کوششیں ہیں۔ تو فرمایا کہ تم مومن کہلاتے ہو۔ مومن کا ایک رخ تو خدا کے بندوں کی طرف بھی ہے۔ اور اس رخ کا ترجمہ یہ ہے کہ ہر بندہ تم سے امن میں رہے۔ اور اگر وہ بندہ تم سے امن میں رہتا ہے تو پھر تم خدا سے امن میں رہو گے۔ اور تمہارا ایمان کامل ہو گا کیونکہ اللہ پر ایمان لانے کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی پناہ میں انسان آجائے اور اس کے امن کی چادر کے اندر داخل ہو جائے۔ پس وہی مضمون رحم والا یہاں بھی صادق آ رہا ہے۔ اس کی طرز بیان مختلف ہے۔ مراد یہ ہے کہ تمام بنی نوع انسان تم سے اس طرح امن محسوس کریں جیسے تمہارا اپنا نفس تم سے امن محسوس کرتا ہو۔ تمہارے سے تمہارے نفس کو کوئی شر نہیں پہنچ سکتا بالارادہ' جہالت میں

باقی صفحہ ۷ پر

تقویٰ کیا ہے؟ ہر قسم کی بدی سے اپنے آپ کو بچانا

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ- پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دار النصر غربی - ربوہ

قیمت
دو روپیہ

۳۰- اخاء- ۱۳۷۳ ہش   ۳۰- اکتوبر ۱۹۹۴ء

مقبولین کی دعائیں

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں کہ مقبولین کی اکثر دعائیں قبول ہوتی ہیں۔ اس چھوٹے سے فقرے میں حضرت صاحب (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) نے کئی جہات کی طرف توجہ مبذول فرمادی ہے۔ دعا کا قبول ہونا انسانی زندگی کی بہتری کے لئے ایک بہت بڑا ذریعہ ہے کیونکہ اول تو دعا کرے گا ہی وہ جو خدا تعالیٰ کے وجود اور اس کی صفات پر ایمان رکھتا ہے۔ اگر کسی شخص کو خدا تعالیٰ کے وجود ہی سے انکار ہے تو وہ دعا کیوں کرے گا۔ دعا تو ہو ہی جب سکتی ہے جب کہ پہلے خدا تعالیٰ کے وجود پر یقین پیدا ہو۔ اور صرف خدا تعالیٰ کے وجود کا یقین ہی کافی نہیں کیونکہ اس کی صفات پر بھی یقین ہونا چاہئے۔ خدا تعالیٰ کا صرف موجود ہونا کسی کے لئے اس وقت تک کافی نہیں ہو سکتا جب تک کہ وہ شخص اس کی صفات پر بھی ایمان نہ لائے اور اس کی صفات سے فائدہ نہ اٹھائے۔ دعا کا سننا بھی تو خدا تعالیٰ کی ایک صفت ہے۔ اگر خدا ہے اور وہ دعا نہیں سنتا تو ایسے خدا کا انسان کو کیا فائدہ۔ فائدہ تو جبھی ہو سکتا ہے کہ اس سے دعا کی جائے اور وہ سنے۔ چنانچہ اس فقرے میں دعا کا ذکر کر کے حضرت صاحب نے خدا تعالیٰ کے وجود اور اس کی صفات پر یقین کی طرف توجہ دلائی ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ اکثر دعائیں قبول ہوتی ہیں۔ ساری نہیں۔ اکثر۔ اگرچہ قبولیت کا ایک رنگ تو ایسا بھی ہے کہ کہا جا سکتا ہے کہ ساری دعائیں قبول ہوتی ہیں۔ اور اس کا فلسفہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے بڑی وضاحت کے ساتھ پیش فرمایا ہے کہ یا وہی کچھ مل جاتا ہے جو مانگتے ہیں۔ یا وہ کچھ ملتا ہے جس کی ہمیں ضرورت ہوتی ہے اور ہم نہیں جانتے یا کوئی ابتلائل جاتا ہے۔ یا دعا ہمارے لئے ایک بہتری کا سامان بن کر اگلی دنیا کے خزائن میں جمع ہو جاتی ہے۔ یہ ساری باتیں دعا کی قبولیت ہی کا نتیجہ ہیں۔ لیکن اگر انسانی سوچ کو سامنے رکھا جائے تو دعا کا قبول ہونا صرف اسی بات کو کہہ سکتے ہیں کہ جو مانگا گیا تھا وہ مل گیا۔ امتحان میں کامیابی مانگی گئی۔ کامیابی مل گئی۔ ترقی مانگی گئی ترقی مل گئی۔ روپیہ پیسہ مانگا گیا روپیہ پیسہ مل گیا اور ایسی ہی چیزیں گویا کہ جو کچھ انسان مانگتا ہے وہ اسے مل جائے۔ اس طرح کی قبولیت کا کوئی شخص یہ دعویٰ نہیں کر سکتا کہ اس کی ہر دعا بعینہٖ اسی طرح قبول ہو جاتی ہے جس طرح وہ مانگتا ہے۔ یہی وہ غلطی ہے جس کی وجہ سے لوگ بعض لوگوں کو ضرورت سے زیادہ قبولیت دعا کا مورد سمجھتے ہیں۔ ساری دعائیں بعینہٖ اسی طرح جس طرح مانگی جاتی ہیں کسی کی بھی قبول نہیں ہوتیں۔ اور اکثر دعائیں بھی اس کی قبول ہوتی ہیں جو خدا کے ہاں مقبول ہو تو اس کی اکثر دعائیں قبول ہوتی ہیں۔ یعنی اس کی اکثر باتیں خدا مان لیتا ہے اور پھر بعض اوقات اس کے دل میں اپنے وجود اور اپنی صفات کے یقین کو پختہ تر کرنے کے لئے اپنی بات اس سے منوا لیتا ہے۔ یعنی اس کی نہیں مانتا۔ از خود جو چاہتا ہے کرتا ہے اور توقع یہ ہوتی ہے کہ انسان کے دل میں یہ یقین بڑھے کہ باوجود اس کے کہ جو کچھ میں نے مانگا ہے وہ مجھے نہیں ملا۔ لیکن خدا تعالیٰ موجود ہے۔ اور اس کی صفات بھی برحق ہیں۔ جہاں تک مقبولیت کا تعلق ہے یہ ایک سیدھی سادھی بات ہے کہ مقبول وہی ہو سکتا ہے جو خدا تعالیٰ کی رضا کے مطابق اپنی زندگی بسر کرے۔ جتنا جتنا کوئی اس راہ پر آگے نکلتا چلا جاتا ہے اتنا ہی وہ مقبول ہو جاتا ہے۔ آخر اللہ تعالیٰ اسی کو اپنا قرب عطا کرتا ہے یا اس کو اپنا مقبول بناتا ہے جو اس کی مرضی کے مطابق اس کے احکام کے مطابق اور اس کی منشاء کے مطابق اپنی زندگی گذارتا ہے۔

پس جو فقرہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی طرف سے اوپر درج کیا گیا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ انسان اپنے آپ کو خدا کا مقبول بنائے پھر اس کے وجود اور اس کی صفات پر ایمان اور یقین رکھتا ہوا یہ سمجھے کہ اس کی اکثر دعائیں قبول ہو سکتی ہیں ساری نہیں۔ اگر کسی کو یہ خیال پیدا ہو جائے کہ خدا موجود ہے اور دعا قبول کرتا ہے اس لئے میری ساری دعائیں قبول ہو جانی چاہئیں تو وہ انسان غلطی خوردہ ہو کر غلط راہ پر چل پڑے گا۔ پس اس بات کی ضرورت ہے کہ ہم خدا تعالیٰ کے مقبول بندوں میں شامل ہونے کی کوشش کریں اس سے دعائیں کریں اور اس سے یہ امید رکھیں کہ وہ ہماری اکثر دعائیں قبول کرے گا۔

فشارِ خون کی یہ کیفیت بھی کیسی ہے
کہ آپ لڑ کے، لڑائی فشارِ خوں کے نام
خدا کے واسطے اس کا کوئی علاج کرو
وگرنہ آئے گا تم پر لڑائی کا الزام

ابو الاقبال

بہار آ کے چلی جائے گی تو کیا ہوگا
ہر ایک شاخ پہ اِک مرثیہ لکھا ہوگا

سفر میں کوئی نہیں دُور تک جو ساتھ چلے
مسافروں کو ابد تک یہی گلہ ہوگا

اڑان ہوگی کہاں تک کسی پرندے کی
فضا میں کوئی کہاں تک بھلا گیا ہوگا

جو ساحلوں کی ہوا سے لرز اٹھا تھا کل
وہ آج خاک، سمندر میں تیرتا ہوگا

وہ آ بھی جائیں رگِ جاں کے پاس تو کیا ہے
میں جانتا ہوں کہ پھر بھی تو فاصلہ ہوگا

مرا نشاں تو کسی راہگذر پہ بھی نہ ملا
جو آسکا نہ اِدھر اس کا نقشِ پا ہوگا

کھلے نہ بات کسی سے تو ہے وہ سنگ سرشت
جو صاف صاف بتا دے وہ آئنہ ہوگا

تمہاری بزم میں کیوں کوئی وزن کھو بیٹھے
تمہارے ذہن کے گوشوں میں اِک خلا ہوگا

ملائمت تو ہے ان کی اداؤں کی پہچان
نسیم ان کو ستم کس طرح روا ہوگا

نسیم سیفی

○ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے فرمایا۔

"تاجروں کو چاہئے کہ تجارت میں ترقی کریں اور اس ترقی کے ذریعے اللہ تعالیٰ جو زائد آمد انہیں دے اسے تحریک جدید میں دیں...... دین حق ہمیں یہی تعلیم دیتا ہے کہ جو مال آئے اسے آگے بھیجتے چلے جاؤ تجارت میں ترقی کے لاکھوں راستے اور موجود ہیں لہذا ہمارے تاجروں کو چاہئے کہ وہ بجائے اپنے مال کو روکنے کے دیگر ذرائع کے ذریعہ تجارت کو ترقی دیں۔ اگر وہ ایسا کریں گے اور تحریک جدید میں زیادہ حصہ لینے کی نیت سے ایسا کریں گے تو اللہ تعالیٰ ضرور ان کی ترقی کے راستے کھول دے گا"۔

(المصلح ۱۳- جنوری ۱۹۵۴ء)

وکیل المال اول تحریک جدید

خلافت لائبریری ربوہ
Digitized by Khilafat Library Rabwah

نجاشی کے نام - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مکتوب گرامی

نجاشی شاہ حبشہ کے نام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خط

نجاشی حبشہ کے باشاہوں کا لقب تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کے نجاشی کا ذاتی نام اصمحہ تھا۔ یہ ایک نیک دل بادشاہ تھا۔ مکہ کی زندگی میں جب کفارِ مکہ نے مسلمانوں پر بہت ظلم کئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بہت سے صحابہؓ کو (جن میں بعض عورتیں بھی شامل تھیں) حبشہ بھجوا دیا تھا۔ اور باوجود قریش کے پیچھا کرنے اور نجاشی کو طرح طرح سے بہکانے کے نجاشی حق و انصاف پر قائم رہا۔ اور مسلمان مہاجر ایک لمبے عرصہ تک اس کی حکومت میں امن وعافیت کے ساتھ رہتے رہے۔ یہ بھی چونکہ باوجود خوش عقیدہ ہونے کے مسلمان نہیں ہوا تھا۔ اس لئے جب صلح حدیبیہ کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مختلف بادشاہوں کے نام تبلیغی خطوط لکھے تو اس موقع پر ایک خط اپنے صحابی عمروؓ بن ضمری کے ہاتھ نجاشی کے نام بھی لکھ کر بھجوایا (اس خط کی عبارت کا ترجمہ)

"میں اللہ کے نام کے ساتھ شروع کرتا ہوں۔ جو بن مانگے دینے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔ یہ خط اللہ کے رسول محمدؐ کی طرف سے حبشہ کے بادشاہ نجاشی کے نام ہے۔

اے بادشاہ آپ پر خدا کی سلامتی ہو اس کے بعد میں آپ کے سامنے اس خدا کی حمد بیان کرتا ہوں جس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ وہی زمین و آسمان کا حقیقی بادشاہ ہے جو تمام خوبیوں کا جامع اور تمام نقصوں سے پاک ہے۔ وہ مخلوق کو امن دینے والا اور دنیا کی حفاظت کرنے والا ہے اور میں اس بات کی شہادت دیتا ہوں کہ عیسیٰؑ بن مریم خدا کے کلام کے ذریعہ مبعوث ہوئے اور اس کے حکم سے عالم وجود میں آئے جو اس نے مریم بتول پر نازل کیا تھا۔ اور اے بادشاہ! میں آپ کو خدائے واحد کی طرف بلاتا ہوں جس کا کوئی شریک نہیں اور میں آپ کو دعوت دیتا ہوں کہ خدا کی اطاعت میں میرے ساتھ تعاون کریں اور میری اتباع کرتے ہوئے اس کلام پر ایمان لائیں جو مجھ پر نازل ہوا ہے۔ کیونکہ میں خدا کا رسول ہوں اور اسی حیثیت سے میں آپ کو اور آپ کی رعایا کو خدا کی طرف بلاتا ہوں۔ میں نے آپ کو اپنا پیغام پہنچا دیا ہے۔ اور اخلاص اور ہمدردی کے ساتھ آپ کو صداقت کی طرف دعوت دی ہے۔ پس میرے اخلاص اور ہمدردی کو قبول کریں۔ میں (اس سے قبل) اپنے چچازاد بھائی جعفرؓ اور ان کے ساتھ بعض دوسرے مسلمانوں کو بھجوا چکا ہوں اور سلامتی ہو اس شخص پر جو خدا کی ہدایت کو اختیار کرتا ہے"

جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ خط نجاشی کو پہنچا تو اس نے اسے اپنی آنکھوں سے لگایا اور ادب کے طریق پر اپنے تخت سے نیچے اتر آیا۔ اور کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم خدا کے رسول ہیں۔ پھر اس نے ہاتھی دانت کی ڈبیہ منگوائی اور اس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خط محفوظ کر کے رکھ دیا۔ اور کہا میں یقین رکھتا ہوں کہ جب تک یہ خط ہمارے گھرانے میں محفوظ رہے گا اہلِ حبشہ اس کی وجہ سے خیر اور برکت پاتے رہیں گے۔

پروفیسر ایم اقبال نورانی

ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کا علاج

نیوز انٹرنیشنل کے ۱۰۔ اکتوبر کے شمارے میں پروفیسر ایم اقبال نورانی ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کے متعلق کہتے ہیں:۔

ہم نے دنیا کے عظیم سائنس دانوں میں سے ایک پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام صاحب جو کہ پاکستان کے واحد نوبل لارئیٹ ہیں' کے علاج کی طرف سے لاپرواہی کا رویہ اپنا کر ایک ظالمانہ رویے کا اظہار کیا ہے۔ وہ اس وقت انگلستان کے ایک ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ وہ ٹریسٹ (اٹلی) میں ہی شدید بیمار ہو گئے تھے۔ اور ایک سال تک وہیں زیر علاج رہے اور ابھی تھوڑے عرصہ سے ہی بہتر علاج کی غرض سے لندن کے ایک ہسپتال میں ان کو داخل کروایا گیا ہے۔ وہ ایک اعصابی بیماری میں مبتلا ہیں جس نے ان کی جسمانی اور ذہنی قوتوں کو متاثر کیا ہے۔

ہمارے اخباروں کے کالم نگار قاہرہ کی شیطانی کانفرنس کی وجہ سے آج کل چپ چاپ اور افسوس زدہ ہیں اور پاکستان میں بعض "انسانیت" کے ہمدرد پریس کے ذریعے جانوروں پر کئے جانے والے مظالم کی طرف پبلک کی توجہ مبذول کرا رہے ہیں۔ اور ہمارے ملک میں بیوروکریسی کے ہرایرے غیرے کو ہرنیا اور ہائڈروسل جیسے معمولی اپریشنز کے لئے اپنے پسند کے غیر ممالک میں جانے کی کھلی چھٹی ہے۔ جس سے ہر سال اربوں روپے ضائع کر دئے جاتے ہیں۔

حیرانی کی بات ہے کہ کیوں ہماری مہربان' رحم دل حکومت نے جو کہ ہر وقت اپنی عوامی بہبود کی کارروائیوں کا ڈھنڈورا پیٹتی رہتی ہے نے ہمارے ملک کے سینئر شہری' دنیا بھر میں مشہور و معروف سائنس دان اور ایک عظیم سکالر کے علاج کے لئے کی جانے والی اپیل پر کوئی توجہ نہیں دی ہے۔

اس سے بھی زیادہ افسوس ناک امر یہ ہے کہ قومی پریس نے پاکستانی سائنسی کیونٹی میں اس سلسلے میں بیداری پیدا کرنے کے لئے کچھ نہیں کیا ہے۔ جب کہ پروفیسر عبدالسلام صاحب نے اپنی تمام سروس کے دوران ان کے لئے بہت کچھ کیا ہے۔ اس کے علاوہ انہوں نے ٹریسٹ میں تھیوریٹیکل فزکس کے لئے ایک شاندار مرکز قائم کیا ہے جہاں پر ہر سال پاکستان سمیت ایشیاء کے دیگر ممالک سے بے شمار طلباء ریسرچ کے لئے جاتے ہیں۔

حضرت مہر آپا صاحبہ

حضرت اُمّ طاہر صاحبہ

حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ مزید فرماتی ہیں۔

اپنی حیثیت اور آمد سے بھی بڑھ کر چندہ دیتیں۔ بعض دفعہ چندے کا وعدہ ہی لکھوا دیتیں۔ گھر کے عزیزوں میں سے جو آپ سے بہت بے تکلف اور حالات کو جانتے ہوتے آپ سے پوچھ بیٹھتے کہ اپ اتنا چندہ وعدہ لکھوا رہی ہیں حالانکہ آپ کے پاس اس قدر ادائیگی کے لئے کچھ نہیں۔ تو آپ کہتیں میں صحت نیت سے چندہ لکھوا رہی ہوں اور خدا خود ہی اس کا انتظام فرمائے گا۔ اور ہوتا بھی یہی کہ خدا تعالیٰ خود غیب سے ایسے سامان پیدا کرتا کہ آپ ایک ایک کوڑی ادا کر دیتیں۔

آپ کو حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی کتب پڑھنے کا انتہائی شوق تھا۔ جتنا بھی وقت ملتا آپ برابر ان کتابوں کے پڑھنے اور مطالعہ میں گزارتیں۔ حالانکہ ان کی باقاعدہ سکول کی کوئی تعلیم نہ تھی۔ گھر میں چار دیواری میں رہ کر جو سیکھ سکتی تھیں۔ سیکھا۔ ایک دفعہ آپ بیمار تھیں۔ میرے ابا جان (وفات یافتہ) نے حضرت صاحب کو یہ کہہ کر پھوپھی جان کو بغرض علاج اپنے پاس بلایا۔ آپ اتنی بیمار تھیں کہ ابا جان یہی چاہتے تھے کہ ان کو جس قدر آرام و سکون مل سکے۔ آپ کو دیا جائے۔ غذا' علاج توجہ سے اور باقاعدگی سے ہو جائے۔ علاج بھی ہو رہا تھا۔ دوسری ضروری دیکھ بھال بھی کی جا رہی تھی مگر جہاں ان کے لئے اپنے طور پر آرام کا تعلق تھا اس پر کسی کو اختیار نہ تھا۔ جب تک آپ نے ہمارے پاس قیام کیا روزانہ یہ معمول تھا کہ آپ گھنے درختوں میں سبزہ زار میں جا کر بیٹھ جاتیں اور کتب حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ اپنے پاس رکھ لیتیں۔ تمام وقت مطالعہ میں گزارتیں۔ ابا جان روکتے کہ آپ کو اعصابی تکلیف اور سر درد کی بھی شکایت رہتی ہے آپ کچھ دن آرام کریں۔ اس کے بعد یہ مطالعہ شروع کر دیں۔ لیکن آپ نہ مانتیں اس حال میں کبھی لیٹ کر اور کبھی کرسی کا سہارا لے کر آپ مطالعہ کرتی رہتیں۔ اور کبھی ہماری ملنے جلنے والیوں سے احمدیت کے موضوع پر تبادلہ خیالات کرتی رہتیں۔ جس میں غرض دعوت الی اللہ ہوتی۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ اور حضرت اماں جان سے ان کو جس قدر اور جس رنگ میں عشق تھا اس کی مثال ہی نہیں ملتی۔ آپ کا نام مبارک آتے ہی چہرہ محبت و عشق کے جذبات سے تمتما اٹھتا۔ آپ کی وہ کیفیت احاطہ تحریر میں نہیں آسکتی۔ وہ صرف اور صرف دیکھنے سے ہی تعلق رکھتی (حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے لئے بہت سی دلی دعائیں کرتیں) اس حالت میں آنکھوں میں آنسو ہوتے۔ شدید پیار سے جو کرب کی کیفیت ہوتی وہ کیفیت ان پر وارد ہو جاتی۔ اسی طرح حضرت اماں جان سے جو پیار تھا اور جو احترام تھا میں نے کسی اور میں اس نوعیت کا نہیں دیکھا۔ گو ہر کوئی اپنے اپنے رنگ میں ضرور رنگین ہے۔ مگر آپ کی کیفیت بالکل نرالی ہوا کرتی تھی۔ پھر آگے چل کر ہم نے یہ دیکھا کہ آپ بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی اولاد طیبہ سے خاص محبت اور خاص احترام رکھتی تھیں۔ ان کی خاطر و مدارات' ان کی خوشنودی' ان کی خدمت کو فرض اولین سمجھتی تھیں۔ اور یہ سب کچھ ایسے وسیع دل سے کرتیں جس میں بے لوث محبت' انتہائی خلوص' شدید پیار ہی پیار ہوتا۔

تقویٰ ہر ایک بدی سے بچنے کے لئے قوت بخشتی ہے اور ہر ایک نیکی کی طرف دوڑنے کے لئے حرکت دیتی ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نسیم سیفی

یہ نوازشات

قادیان میں ایک دفعہ موقعہ تو آیا تھا کہ حضرت مرزا ناصر احمد صاحب کے الطاف کریمانہ سے لطف اٹھاتا لیکن چونکہ میں اس کے چند ہی روز بعد بیرون ملک چلا گیا اس لئے اس موقعہ سے فائدہ نہ اٹھا سکا۔ موقعہ یہ تھا کہ مجلس خدام الاحمدیہ کے مضمون نویسی کے مقابلہ میں میں نے اول پوزیشن حاصل کی تھی اور حضرت مرزا ناصر احمد صاحب جو اس وقت مجلس کے نائب صدر تھے نے مجھے انعام عطا فرمایا تھا۔ ان دنوں یہ انعام بیس روپے کی کتب کی صورت میں دیا جاتا تھا۔ چنانچہ میری بیرون ملک روانگی کے بعد یہ انعام حضرت مرزا ناصر احمد کے ہاتھوں میرے والد محترم نے حاصل کیا۔ اس کے ایک لمبے عرصے کے بعد تک آپس میں کوئی رابطہ نہ ہو سکا۔ جب میں تقریباً ۲۰ سال کے بعد واپس آیا تو حضرت مرزا ناصر احمد صاحب تعلیم الاسلام کالج کے پرنسپل تھے۔ مجھے اپنی کوٹھی میں یاد فرمایا اور فرمانے لگے تمہارا وہ بیٹا کہاں ہے جسے میں جب وہ آیا تھا تو کالج میں داخل نہیں کر سکا تھا۔ شائد وہ مجھ سے ناراض ہو گیا ہوگا۔ میں نے گذارش کی کہ آپ سے ناراضگی کا تو کوئی مطلب ہی نہیں ہے۔ وکالت تبشیر نے اس بات کا یقین دلایا تھا کہ اگر اسے انگلستان بھیجنے کی بجائے پاکستان بھجوا دیا جائے تو فوری طور پر تعلیم الاسلام کالج میں داخل ہو سکے گا۔ چونکہ وہ داخل نہ ہو سکا تھا۔ اس لئے وہ فوری طور پر لاہور جا کر ایف۔ سی۔ کالج میں جو بپٹسٹ مشن کا ہے اور بپٹسٹ مشن ہی کے سکول سے اس نے نائیجیریا میں "او" لیول کیا تھا۔ داخل ہو گیا۔ آپ مسکرائے اور فرمایا کہ چلو اچھا ہوا۔ میں نے مزید کہا کہ ایف۔ سی۔ کالج والوں نے دو مہینے کی پڑھائی کے بعد اسے سیکنڈ ایر میں لے لیا اور اس طرح اس کا ایک سال ضائع ہونے سے بچ گیا۔

اس کے علاوہ کچھ اور باتیں بھی ہوتی رہیں۔ آپ نے فرمایا یہاں ایک شخص تمہارے خلاف بہت بولتا ہے۔ میں نے عرض کی مجھے اس بات کا علم ہے لیکن کیا آپ نے کبھی کسی سے یہ سنا ہے کہ میں نے اس شخص کے خلاف کبھی کوئی ایک بات بھی کی ہو۔ میں تو ہمیشہ اس بات کا قائل رہا ہوں کہ مضیٰ ما مضیٰ۔ جو ہو چکا ہے ہو چکا ہے۔ مجھے اگر کسی نے کوئی تکلیف پہنچائی ہے تو اس کا تذکرہ کرنے سے وہ کم نہیں ہو سکتی۔ اس لئے میں نے اس شخص کے خلاف حالانکہ میں مشن کا انچارج تھا۔ اور اس کا رویہ میرے خیال کے مطابق نادرست تھا۔ لیکن میں نے کبھی کسی شخص سے اس بات کا تذکرہ نہیں کیا۔ آپ نے اس بات پر مجھے داد دی۔ اور فرمایا بہت اچھا کرتے ہو۔

چند روز کے بعد پھر یاد فرمایا باتوں باتوں میں کھانے کا ذکر آگیا فرمانے لگے کہ صاحبزادہ مرزا منور احمد بطخ کا انڈہ نہیں کھاتے۔ ایک دن شکار سے واپسی پر دیر سے لوٹے تو سیدھے ہمارے گھر آگئے۔ میں نے بیگم صاحبہ سے کہا کہ بطخ کے انڈے پکائے جائیں اور مرزا منور احمد کو بتائے بغیر انہیں یہ ڈش پیش کی جائے۔ فرمانے لگے مرزا منور احمد صاحب نے جب وہ ڈش کھائی تو خوب تعریف کرنے لگے۔ پوچھنے لگے بھائی جان یہ کیا ہے۔ اس کا تو بہت لطف آیا۔ آپ مسکرائے آپ نے کہا میں مسکرایا اور میں نے کہا کہ یہ وہی چیز ہے جو تم کھانا نہیں چاہتے یعنی بطخ کے انڈے۔ یہ بطخیں باہر پھر کر نالیوں میں سے اپنی خوراک تلاش نہیں کرتیں ان کے انڈوں میں بدبو نہیں ہوتی۔ اور سب سے بڑھ کر یہ کہ پکانے کا طریق سالن کو حقیقی طور پر مزیدار بناتا ہے۔

اس کے چند روز بعد حضرت امام جماعت الثانی اللہ کو پیارے ہو گئے پرائیویٹ سیکرٹری کے احاطے میں حضرت مرزا ناصر احمد صاحب کھڑے تھے بہت سے لوگ آپ کے اردگرد تھے۔ سب لوگ سسکیاں بھر رہے تھے۔ اور ان میں سے بہت کی آنکھیں اشکبار تھیں لیکن زار و قطار صرف میں رو رہا تھا۔ مجھے آپ نے گلے لگایا' پیار کیا' دلاسا دیا' اور حقیقت تو یہ ہے کہ مجھے حوصلہ دیا۔

آپ امام جماعت منتخب ہو گئے تو گاہے گاہے پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کے ذریعہ یا اپنے فرزند ارجمند صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب کے ذریعے مجھے نوٹ بھجوا دیتے کہ عشاء کے بعد اپنی بیاض لے کر آجاؤ اور گئی رات تک مجھ سے میری نظمیں سن کر میری حوصلہ افزائی فرماتے۔

ایک دن محترم چوہدری ظہور احمد صاحب جو ان دنوں پرائیویٹ سیکرٹری تھے کا ایک نوٹ ملا جس کے ساتھ کپڑے کا ایک پیکٹ بھی تھا۔ نوٹ میں تحریر تھا کہ حضرت صاحب نے آپ کو پگڑی کا تحفہ بھجوایا ہے۔ اس سے زیادہ میرے لئے اور کیا اعزاز ہو سکتا تھا۔

اگرچہ میں تو عام طور پر پگڑی ہی پہنتا ہوں لیکن گرمیوں کے دنوں میں ایک دن ایسا ہوا کہ میں ٹوپی پہن کر دفتر چلا گیا۔ اور دفتر جانے کے تھوڑی ہی دیر بعد حضرت صاحب کا پیغام ملا کہ مجھ سے آکر ملو۔ جب میں حضرت صاحب کے دفتر میں داخل ہوا تو میری طرف دیکھ کر مسکرائے اور فرمانے لگے تمہیں تو ابھی چند روز ہوئے میں نے ایک پگڑی بھیجی تھی۔ تم نے ٹوپی پہنی ہوئی ہے۔ میں نے عرض کی کہ میں ہمیشہ پگڑی پہنتا ہوں انتہائی شدید گرمی کی وجہ سے آج میں ٹوپی پہن کر آگیا تھا۔ اس کے بعد بعض اوقات ایسا بھی ہوا کہ اگر میں ٹوپی پہن کر دفتر گیا اور حضرت صاحب نے یاد فرمالیا تو میں اسی وقت اپنے کسی کارکن سے کہہ کر گھر سے پگڑی منگوالیتا تھا تاکہ حضرت صاحب کے سامنے پگڑی میں پیش ہوں۔ نہ کہ ٹوپی میں۔

حضرت صاحب یوروپ کے دورے پر تشریف لے گئے تو بیت مبارک میں خطبات جمعہ کے لئے چار افراد کی تقرری فرمائی۔ محترم ملک سیف الرحمان صاحب' محترم مولانا نذیر احمد صاحب مبشر' محترم مولانا ابوالمنیر نورالحق صاحب اور خاکسار۔ یہ بات خاکسار کے لئے بڑی عزت افزائی کا باعث تھی۔ اس کے بعد ایک اور ایسا موقعہ آیا جو اس سے بھی زیادہ عزت افزائی تھی۔ حضرت صاحب بیمار تھے۔ گھوڑے سے گرنے کی وجہ سے۔ عیدالاضحیہ کے لئے آپ نے مجھے نوٹ بھجوایا کہ یہ فریضہ تم سرانجام دوگے اور خطبہ کے لئے ارشاد فرمایا کہ حضرت ہاجرہ علیہا السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کی قربانی کا خاص طور پر ذکر کرنا۔ ربوہ جہاں بڑے سے بڑا عالم موجود تھا وہاں حضرت صاحب کا مجھ سے ارشاد فرمانا کہ عیدالاضحیہ کی نماز اور خطبہ تم پڑھاؤ گے' بہت بڑی بات تھی۔ پھر حضرت صاحب یوروپ کے دورے پر تشریف لے گئے تو اپنی عدم موجودگی میں ربوہ کے حالات کو درست رکھنے کے لئے آپ نے ایک اصلاحی کمیٹی کا تقرر فرمایا۔ اس کے اراکین کی تعداد پانچ سات ہوگی۔ ان میں خاکسار کو بھی اعزاز بخشا۔

اس سے پہلے کبھی ایسا نہیں ہوا تھا کہ ربوہ سے کسی مربّی کی اس قسم کی ترقی ہو کہ کسی اور مربّی کو جو کسی ملک میں دعوت الی اللہ کے لئے جا رہا ہو۔ اسے وہاں تین ماہ رہ کر سیٹل (Settle) کرنے کا ارشاد ہو۔ نائیجیریا ایک مربّی کو بھیجا گیا حضرت صاحب نے میری ڈیوٹی لگائی کہ میں ان کے ساتھ جا کر تین مہینے وہاں رہوں اور انہیں (Settle) کرکے واپس آجاؤں اگرچہ گردے کی درد کی وجہ سے میں جا تو نہ سکا لیکن میں اسے اپنے لئے بہت بڑا اعزاز سمجھتا ہوں۔

اسی طرح ایسا بھی کبھی نہیں ہوا تھا کہ کسی ملک میں انتظامی اصلاح کی ضرورت ہو اور یہاں سے کسی مربی کو بھیجا جائے کہ وہ جا کر چند روز وہاں، قیام کرکے انتظامی اصلاح کی کوشش کرے۔ چنانچہ حضرت صاحب نے مجھے سیرالیون اسی غرض کے لئے بھیجا۔ اور جب میں وہاں مہینہ ڈیڑھ مہینہ قیام کرنے کے بعد واپس آیا تو کچھ دیر بعد حضرت صاحب نے یاد فرمایا کہ وہاں جا کر ایک سال قیام کرو تو زیادہ مناسب ہے۔ چنانچہ میں پھر سیرالیون چلا گیا اور ایک سال کی بجائے مجھے وہاں تین ساڑھے تین سال رہنا پڑا واپسی پر حضرت صاحب نے معانقہ کرتے ہوئے فرمایا۔ یوں لگتا ہے تم اپنا پاسپورٹ ہی گنوا بیٹھے تھے۔ یعنی بھیجا تو ایک سال کے لئے گیا تھا۔ تین ساڑھے تین سال لگا کر آئے ہو۔ یہ آپ کی شفقت کا مظاہرہ تھا۔

جب میں سیرالیون جانے لگا اور حضرت صاحب سے الوداعی ملاقات کی تو یہ عجیب بات تھی کہ آپ نے سیرالیون کے متعلق کوئی ہدایت نہیں دی۔ آپ نے کچھ بھی نہیں فرمایا راستے کی باتیں ہوتی رہیں اور ان باتوں کے دوران یوگنڈا کے عدی امین کا ذکر آیا تو آپ نے اس کی اس لئے تعریف فرمائی کہ اس نے اپنے رویہ سے مسلمانوں کے سربلند کردیئے ہیں۔ خیال تو یہ تھا کہ آپ کچھ نصائح فرمائیں گے۔ کچھ ہدایات دیں گے۔ لیکن آپ نے لمبی دعا کی اور الوداع کہہ دیا۔ شائد اس طرح آپ نے مجھ پر اپنے اعتماد کا اظہار فرمایا۔

یہ اعتماد حضرت صاحب کی ان نوازشات کا ایک حصہ تھا جو میں نے آپ کے سارے دور امامت میں آپ سے وصول کیا۔ ان نوازشات کی یاد دل کو سکون بخشتی ہے اور جی چاہتا ہے کہ ان باتوں کا ذکر بار بار کیا جائے۔ کہ یہی روح کی طمانیت کا اثاثہ ہیں۔ اعتماد کی بات ہوئی ہے تو یہ بھی بتا تا چلوں کہ جب سیرالیون سے مہینہ ڈیڑھ مہینہ کے بعد واپس آیا تو حضرت صاحب نے ارشاد فرمایا کہ سری لنکا میں بھی بعض انتظامی اصلاحات کی ضرورت ہے۔ اب تم وہاں جاؤ۔ چنانچہ سری لنکا سے وکالت تبشیر نے خط و کتابت شروع کردی اور وہاں سے سپانسر شپ بھی آگئی۔ لیکن بعض وجوہات کی بنا پر وہاں نہ جا سکا۔ اور دوبارہ سیرالیون بھیج دیا گیا۔ ان دنوں زیادہ تر بات یہ ہوتی تھی کہ مجھے رووِنگ مربّی بنا دیا جائے۔ یعنی مستقل قیام تو ربوہ میں ہی ہو لیکن جس کسی بیرونی ملک میں انتظامی اصلاحات کی ضرورت ہو وہاں مجھے بھیجا جائے۔ یہ بات اعتماد کے بغیر کس طرح بھی ممکن نہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ آپس کے محبت بھرے تعلقات میں اعتماد ایک بہت مضبوط ستون کی حیثیت رکھتا ہے۔ مجھے حضرت امام جماعت الثالث کے سارے دور میں آپ کا محبت سے بھرا اعتماد حاصل رہا۔ اور یہ اعتماد لمحہ بہ لمحہ اور قدم بہ قدم میری حوصلہ افزائی کا باعث بنتا رہا۔ اس بات پر میں اللہ تعالیٰ کا جتنا بھی شکر ادا کروں کم ہے۔

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ابن العطاء

میرا کالم

اسلام آباد ٹلفورڈ لندن میں جن دوستوں سے ملاقات ہوئی تھی ان میں مکرم مولوی عبدالمومن صاحب طاہر بھی تھے۔ ان سے ایک ملاقات تو دیگر دوستوں کے ساتھ ہوئی۔ جہاں صحافت پر خاصی مفید گفتگو ہوئی۔ کچھ میں نے انہیں بتایا کچھ انہوں نے مجھے بتایا۔ میں ایک روزنامہ کا ایڈیٹر اور وہ ایک ماہنامہ کے ایڈیٹر۔ لیکن بہت سی باتیں مشترک تھیں۔ مضامین کا حاصل کرنا' مضامین کا ترتیب دینا' پرچے کی ترسیل کا انتظام کرنا۔ نئے سے نئے گاہکوں کی تلاش اور ایسے لوگوں کی بھی جنہیں پرچہ تحفتہً دیا جاتا ہو اور وہ اس لئے کہ وہ سلسلے کے کاموں میں بڑی دلچسپی سے حصہ لیتے ہیں۔ ان باتوں کے علاوہ بھی صحافت کے موضوع پر بڑی دلچسپ گفتگو ہوئی۔ میں نے اپنے تجربات بتائے۔ کس طرح میں نے الجیریا میں ایک ہفتہ وار شروع کیا۔ ہفتہ وار کی کیا مشکلات ہوتی ہیں۔ اور اسے کس طرح زیادہ سے زیادہ لوگوں تک پہنچانے کے لئے مختلف طریقے استعمال کئے گئے۔ اس کے بعد ربوہ میں ایک ماہنامہ نکالا' ماہنامہ تحریک جدید جس میں اردو اور انگریزی دونوں زبانیں شامل ہوتی تھیں۔ اور پھر حضرت امام جماعت نے روزنامہ الفضل کی ادارت میرے سپرد کر دی۔ میں نے ہفتہ وار پرچہ ماہوار پرچہ اور روزنامہ سے متعلق اپنے تحربات بیان کئے۔ مکرم عبدالمومن صاحب نے اپنے رسالہ التقویٰ کے تجربات بیان کئے جو میرے لئے خاصی دلچسپی کا باعث تھے۔ ایک دن آپ کے گھر میں چائے پینے کا بھی موقعہ ملا۔ وہاں بھی بہت سی دلچسپی کی باتیں ہوئیں اور اس طرح کہا جا سکتا ہے کہ ملاقات تو کئی دوستوں سے ہوئی لیکن سب سے زیادہ مفید اور دلچسپ اور دیر تک یاد رہنے والی ملاقات عبدالمومن صاحب سے ہوئی۔ پھر میں نے یہ سنا کہ وہ جب عربی زبان میں ترجمہ کرتے ہیں تو بہت کم لوگوں کو ان کے مقابل پر لایا جا سکتا ہے۔ حضرت امام جماعت کی تقاریر اور خطبوں کا جب فوری طور پر مختلف زبانوں میں ترجمہ ہوتا ہے تو عبدالمومن صاحب عربی زبان میں ترجمہ کرتے ہیں اور اتنی روانی کے ساتھ کرتے ہیں کہ پتہ یہ چلتا ہے کہ آپ بھی تقریر ہی کر رہے ہیں۔ یہ بہت بڑی بات ہے مجھے تو اس کا تجربہ ہے میں نے ربوہ میں تین چار سال تک ہر جلسہ سالانہ پر حضرت امام جماعت کی تقاریر کا انگریزی میں اسی طرح ترجمہ کیا تھا۔ اور مجھے یاد ہے کہ بعض اوقات موجودہ امام جماعت میرے کیبن میں تشریف لے آتے اور کچھ دیر سننے کے بعد فرماتے آپ کی جو رپورٹ حضرت صاحب کو بھیجی جا رہی ہے وہ اے۔ون ہے۔

چند روز ہوئے ایک دوست چھوٹی سی وڈیو لے کر دفتر میں داخل ہوئے کچھ تو میری نظر پہلے سے خاصی کمزور ہو چکی ہے اور کچھ پہچان پر بھی اثر ہے۔ مکرم یوسف سہیل شوق صاحب نے آہستگی سے کہا "عبدالمومن" میں فوری طور پر اس شک میں پڑ گیا کہ یہ کون سے عبدالمومن ہیں۔ خواجہ عبدالمومن تو ہو نہیں سکتے ان کے نقوش بوجہ اس کے انہیں ربوہ میں ایک لمبے عرصہ تک دیکھا تھا ذہن پر اس طرح مرتسم ہیں کہ وہ بھول نہیں سکتے۔ یہ عبدالمومن کون سے ہیں۔ کیا یہ وہی ہیں جنہیں میں ٹلفورڈ میں ملا تھا۔ اتنے عرصہ میں وڈیو کی تصویریں لی جاتی رہیں وہ سہیل صاحب کو بڑی تفصیل کے ساتھ ہدایات دیتے رہے کیمرہ ہلنے نہ پائے کیمرہ ذرا بھی ہلا تو تصویر خراب ہو جائے گی۔ ہو سکتا ہے اس تصویر کا کوئی حصہ ایم۔ٹی۔اے کے کام آ جائے۔ آپ ٹھیک جگہ پر کھڑے نہیں ہیں۔ ادھر سے ادھر ہو جائیے یا ادھر سے ادھر ہو جائیے۔ آپ نے اس قسم کی تفصیلی ہدایات دے کر اور بڑی جلدی جلدی بول کر ہدایات دی تھیں۔ کہنے لگے کہ ایک دفعہ پھر معانقہ کریں اور معانقہ کرتے ہوئے کہنے لگے اب میں تفسیر کا ترجمہ کر رہا ہوں۔ جونہی انہوں نے یہ بات کہی میرے سارے شکوک رفع ہو گئے اور میں سمجھ گیا کہ یہ تو ٹلفورڈ والے عبدالمومن ہیں۔ میں نے انہیں بتایا کہ ان کے ایک چھوٹے بھائی جب بھی مجھے ملتے ہیں معانقہ کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ میں عبدالمومن کا بھائی ہوں۔ گویا ان کا اپنا تشخص تو مجھے معلوم نہیں وہ اپنے بھائی کے تشخص سے اپنے آپ کو پہچاننے کے لئے پیش کرتے تھے۔

اس کے بعد کچھ دیر ہم نے دفتر میں بیٹھ کر باتیں کیں۔ ایک بات جس کا مجھے بہت لطف آیا یہ تھی کہنے لگے کہ انگلستان کے مشن میں کام مشکل تو ہے لیکن ایک آسانی بھی ہے اور وہ یہ کہ تقریباً ہر کام حضرت امام جماعت کی نگرانی میں ہوتا ہے اور ہر کام کے پیچھے دماغ حضرت صاحب ہی کا ہوتا ہے۔ لوگ سمجھتے ہیں کہ ہم لوگ کام کر رہے ہیں اور بعض اوقات وہ ہمیں داد و تحسین بھی دیتے ہیں۔ لیکن ہم اپنے دل میں اس بات کو سمجھتے ہیں اور کسی حد تک خاموش بھی رہتے ہیں کہ ہم نے اس میں کیا کیا۔ سوچا حضرت صاحب نے' سکیم حضرت صاحب نے بنائی۔ ہمیں بتایا حضرت صاحب نے' کہ یہ کام کس طرح کرنا ہے۔ ہم نے تو ہاتھوں کی طرح دماغ کی اطاعت کرتے ہوئے یہ کام کر دیا ہے۔ واقعی یہ بہت بڑی آسانی ہے میں نے ان سے کہا کہ اس قسم کا کریڈٹ مل جانا بھی بڑا اعزاز ہے۔ آپ کو یہ بتانے کی ضرورت نہیں' کم از کم ہر دفعہ یہ بتانے کی ضرورت نہیں کہ آپ نے سوچا بھی نہیں ہے۔ سکیم بھی نہیں بنائی اور کام کرنے کے طریق پر غور نہیں کیا۔ یہ سب دوستوں کو معلوم ہے (پس آپ اپنے کریڈٹ اکٹھے کرتے چلے جائیے) یہ اللہ تعالیٰ کا بڑا فضل ہے کہ آپ کے دماغوں کے ساتھ حضرت امام جماعت کا دماغ جڑا ہوا ہے۔ حضرت صاحب جو بات کرتے ہیں اسے آپ کا دماغ اچک لیتا ہے اور پھر اپنے ہاتھوں کو اس بات کا حکم دیتا ہے کہ اس کام کو اس طرح کرو۔ یہ سن کر ان کی بڑی حوصلہ افزائی ہوئی۔ کہنے لگے بات تو ٹھیک ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس اعزاز سے ہمیشہ نوازتا رہے۔

پہلے تو کمرے کے اندر تصاویر لی گئیں پھر انہیں خیال آیا کہ دفتر کے تمام افراد کو اکٹھا کر کے کمرے سے باہر تصاویر لی جائیں۔ چنانچہ یہ تصویریں لیتے ہوئے وہ ساتھ ساتھ یہ بھی کہتے رہے کہ الفضل کے ایڈیٹر کا سارا عملہ یہاں

باقی صفحہ ۷ پر

Equal Rights

There's none who gives us equal rights
Except our God the Great
Some hate a race or colour or creed
Such things they under-rate

They move about where'er they like
They think they have the right
You mustn't do a lot of things
If skin of yours isn't white

But as for God the Gracious One
He likes and loves us all
The door to Him is never shut
His call is open call

You do a little of good and see
Whether pink or black or white
He looks to heart and not to skin
And gives you what's your right

The one who doesn't believe in Him
And says : He isn't there
Like everyone who praises Him
He also gets his share

If image of God the Great we Are
The rights, we mustn't deny
As man to man we all are same
We live our life and die.

مساوی حقوق

کوئی شخص بھی ہمیں برابری کے حقوق نہیں دیتا
سوائے ہمارے خدا کے جو عظیم و برتر ہے
کچھ لوگ ایسے ہیں جو ایک نسل یا ایک رنگ
یا ایک مذہب سے نفرت کرتے ہیں
وہ ان چیزوں کو کم تر سمجھتے ہیں
وہ خود جہاں چاہیں گھومتے پھرتے ہیں
اور وہ سمجھتے ہیں کہ یہ ان کا بنیادی حق ہے
اور (کہتے ہیں) کہ تم زیادہ کچھ نہ کرو
اگر تمہاری چمڑی سفید نہیں ہے
لیکن جہاں تک خدا کا تعلق ہے جو بہت مہربان ہے
وہ ہم سب کو پسند کرتا ہے
اور ہم سے محبت کرتا ہے
اس کا دروازہ کبھی بند نہیں ہوتا
اور اس کا بلاوہ ہمیشہ جاری رہتا ہے
ہم ایک تھوڑا سا کام کرتے ہیں
اور پھر ہم دیکھتے ہیں کہ وہ شخص بھورا ہو یا سیاہ فام ہو یا سفید ہو
خدا تعالیٰ دل کی طرف دیکھتا ہے نہ کہ جلد کی طرف
اور جو تمہارا حق بنتا ہے وہ تمہیں مل جاتا ہے
جو شخص اس کے وجود کا قائل ہی نہیں ہے
اور کہتا ہے کہ وہ موجود نہیں
وہ بالکل اسی طرح جس طرح وہ تمام لوگ جو اس کی حمد کرتے ہیں
اپنا حصہ پا لیتا ہے
ہم خدا تعالیٰ کا جو عظیم و برتر ہے عکس ہیں
ہمارے حقوق کا انکار نہیں کیا جانا چاہئے
جیسا کہ ہر انسان ہر دوسرے انسان جیسا ہے
اور اس کے برابر ہے
ہم سب زندگی بسر کرتے ہیں
اور ہم سب مرجاتے ہیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

سربوں پر فضائی حملوں پر اتفاق

نیٹو کے ذرائع نے بتایا ہے کہ اقوام متحدہ نے نیٹو کی اس تجویز کو قبول کرلیا ہے کہ بوسنین سربوں پر سخت اور تیز تر فضائی حملے کئے جائیں۔ یہ حملے اس وقت کئے جائیں گے جب سرب بھاری ہتھیاروں سے پاک علاقے کی خلاف ورزی کریں گے۔

ذرائع نے بتایا ہے کہ اقوام متحدہ کے افسران نے اس پر بھی اتفاق کیا ہے کہ نیٹو کے پائلٹ ایک سے زیادہ مقامات پر حملے کرنے میں بھی آزاد ہوں گے۔ اقوام متحدہ نے اپنے اقدامات کو موثر کرنے کے لئے سربوں کو فوری جواب دینے پر بھی اتفاق کیا ہے۔

نیٹو کو یہ فکر ہے کہ بوسنیا کے بحران کے سلسلے میں ان کی ساکھ داؤ پر لگی ہوئی ہے۔ انہوں نے اقوام متحدہ پر تنقید کی ہے کہ وہ فضائی حملوں کا آرڈر دینے میں بہت سستی کرتے ہیں۔ بعض اوقات حملوں کا ٹارگٹ بتانے اور سربوں کو وارننگ دینے میں چار گھنٹوں کی بھی تاخیر کردی جاتی تھی۔ جس سے فضائی حملہ بے معنی ہو کر رہ جاتا تھا۔ نیٹو کے ذرائع کا خیال ہے کہ اس تاخیر سے نیٹو کے پائلٹوں کی زندگیوں کو خطرہ لاحق ہو جاتا تھا اور سرب بھی مہلت ملنے پر اپنی توپوں کو نشانہ بننے کی جگہوں سے ہٹا دیا کرتے تھے۔ نیٹو نے اب یہ حق حاصل کرلیا ہے کہ وہ بیک وقت چار نشانوں پر حملہ کرسکتے ہیں۔

نیٹو کا ایک اعلیٰ سطحی وفد نیویارک پہنچنے والا ہے جو متنازعہ مسائل پر بات کرے گا جن میں وارننگ دینے کا مسئلہ اور یہ سوال شامل ہے کہ کس قدر نرمی کی اجازت ہونی چاہئے۔

نیٹو کا کہنا ہے کہ ہم فضائی حملوں میں کوئی غیر معمولی اضافہ نہیں چاہتے۔ ان کا کہنا ہے کہ خدا کے لئے جب کوئی فیصلہ کرلیا جائے تو اس پر اس انداز میں عمل بھی کیا جائے جس سے زیادہ سے زیادہ نتائج حاصل ہو سکیں۔

اقوام متحدہ کے ساتھ ان مذاکرات میں نیٹو کو جو کامیابی حاصل ہوئی ہے وہ نیٹو کی فتح قرار دی جارہی ہے۔ اس سے قبل جب نیٹو کا ایک وفد ناکام ہو کر برسلز واپس گیا تھا تو نیٹو کے سیکرٹری جنرل نے اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل مسٹر بطروس غالی کو فون کیا جس میں باہمی اتفاق کرنے والے نکات پر بات چیت کی۔

اقوام متحدہ امن قائم کرنے کے مخالفوں اور نیٹو کے درمیان کسی متوازن راستے کی تلاش میں تھی جبکہ نیٹو جو کہ ایک مضبوط اور متحرک فوجی نظام ہے معاہدے کی خلاف ورزیوں پر فوری سزا دینے کا قائل ہے۔

امریکہ اس سلسلے میں نیٹو کا حامی ہے کہ فضائی حملوں میں تیزی اور شدت پیدا کی جائے۔ امریکہ نے یہ بھی کہا ہے کہ وہ بوسنیا کو ہتھیار فراہم کرنے کے مسئلے پر وہ اپنے اتحادیوں کی مخالفت قبول کرنے کو تیار ہے اور وہ یکطرفہ طور پر مسلم بوسنین کو ہتھیار فراہم کرنے کو تیار ہے۔

☆ ○ ☆

اردن اسرائیل امن معاہدے کی تقریب کا یاسر عرفات کا بائیکاٹ کریں گے

اردن کے ساتھ فلسطینیوں کے تنازعے میں شدت آجانے سے مسٹر یاسر عرفات نے اس دعوت نامے کو مسترد کردیا ہے کہ وہ اسرائیل اور اردن کے درمیان امن سمجھوتے کی تقریب میں شرکت کریں۔

اسرائیل کا یہ معاہدہ کسی عرب ملک سے دوسرا امن معاہدہ ہوگا جس پر اسرائیل کے جنوبی بارڈر کے مقام پر دستخط ہوں گے اور امریکہ کے صدر کلنٹن اس معاہدے پر دستخطوں کی تقریب میں شریک ہوں گے۔

تل ابیب میں وزیراعظم رابن کے پانچ ہزار مخالفین نے ایک مظاہرہ کیا۔ انہوں نے یہ مظاہرہ اس جگہ کیا جہاں بس میں ایک بم دھماکے میں ۲۱ اسرائیلی ہلاک ہو گئے تھے۔ اپوزیشن لیڈروں نے وزیراعظم رابن سے مطالبہ کیا کہ وہ خود مختاری کے معاہدے میں توسیع کے سوال پر یاسر عرفات سے مذاکرات معطل کردیں۔

مسٹر یاسر عرفات کو دستخطوں کی تقریب میں ذاتی طور پر شمولیت کی دعوت نہیں دی گئی بلکہ ان کے وزیر خارجہ مسٹر فاروق قدومی کو دعوت دی گئی ہے۔ مسٹر یاسر عرفات اس بات پر ناراض ہیں کہ اسرائیل اردن امن معاہدے میں اردن کو بیت المقدس کے مشرقی علاقے میں مسلمان مقدس مقامات کے بارے میں سرپرست قرار دے کر خصوصی حیثیت دی گئی ہے۔ جبکہ فلسطینی یہ چاہتے ہیں کہ بیت المقدس کو ان کا مستقبل کا دارالحکومت قرار دیا جائے۔

مشرقی بیت المقدس میں چند درجن فلسطینی نوجوانوں نے شاہ حسین کے خلاف نعرے لگائے اور ان کا پتلا نذر آتش کیا۔

شاہ حسین نے اپنی سالانہ تقریر میں یاسر عرفات کی شکایات کو مسترد کردیا اور کہا کہ اردن بیت المقدس کے مقدس مقامات کے سلسلے میں اپنی ذمہ داریوں کو فراموش نہیں کرسکتا۔

اردن اور اسرائیل کی سرحد پر واقع خار دار تاریں بلڈوز کردی گئی ہیں اور ایلات کی بندرگاہ سے ۴ کلو میٹر دور ایک فٹ بال گراؤنڈ کے برابر جگہ کو ہموار کیا جارہا ہے تاکہ اس تقریب میں اڑھائی ہزار اسرائیلیوں' ۱۵۰۰ اردنی باشندوں اور ۱۵۰۰ امریکن مہمانوں کی گنجائش بنائی جاسکے۔

افسران نے بتایا ہے کہ معاہدے پر دستخط ایک ٹینٹ میں کئے جائیں گے جو سیاہ بکری کے بالوں سے بنا ہے۔ اس موقع پر دونوں ملکوں کی موسیقی پیش کی جائے گی اور دس ہزار غبارے چھوڑے جائیں گے۔

ایک سال کے عرصے میں اسرائیل نے جو کامیابیاں حاصل کی ہیں ان میں فلسطین سے خود مختاری کا معاہدہ' عربوں کی طرف سے تجارتی بائیکاٹ میں جزوی کمی اور مراکش اور تیونس سے ابتدائی سطح کے تعلقات کا قیام ہے۔

لیکن امن کی طرف اس پیش قدمی میں مسلم بنیاد پرستوں کی طرف سے دہشت پسندانہ کارروائیوں کی وجہ سے رکاوٹ پیدا ہو رہی ہے۔ یہ لوگ اسرائیل سے کسی قسم کے سمجھوتوں کے مخالف ہیں۔

☆ ○ ☆

روانڈا اور زائرے کے وزراء اعظم کی ملاقات

روانڈا کے وزیراعظم اور زائرے کے وزیراعظم نے پہلی بار سرکاری طور پر ملاقات کرکے زائرے میں مقیم دس لاکھ روانڈا کے مہاجرین کے بارے میں بات چیت کی۔

زائرے کے وزیراعظم نے کہا کہ اس بات چیت کے نتیجے میں اقوام متحدہ کے ہائی کمشنر برائے مہاجرین کے ساتھ مشترکہ طور پر ایک معاہدہ طے پانا چاہئے تاکہ مہاجرین کو ان کے گھروں میں واپس جانے کی آسانی میسر آسکے ان مذاکرات کے نتیجے میں روانڈا میں دو ٹرانزٹ زون کے قیام کی منظوری دی جائے گی ان میں سے ایک روانڈا کی سرحد کے اندر زائرے کے قصبہ گوما کے قریب واقع ہوگا اور دوسرا زون روانڈا کے جنوب مشرق میں واقع ہوگا۔ یہاں پر مہاجرین کو لاکر ان کے گھروں میں بھجوانے کا انتظام کیا جائے گا۔

روانڈا کے وزیراعظم نے کہا کہ ان کے ملک کی تعمیر نو کا کام اس وقت تک ممکن نہیں ہوسکتا جب تک مہاجرین اپنے وطن کو واپس نہ آجائیں۔ انہوں نے کہا کہ اگر ایسا نہ ہوا تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ ہم ایک اور تباہ کن صورت حال کی طرف بڑھ رہے ہیں۔

تاہم انہوں نے اس پر بھی اصرار کیا کہ ان کی حکومت عام معافی کا اعلان اس وقت تک نہیں کرے گی جب تک "مجرم" اپنے کیفر کردار کو نہیں پہنچ جاتے۔

روانڈا کے وزیراعظم کا مندرجہ بالا اعلان بتاتا ہے کہ مہاجرین کی واپسی ابھی بھی ممکن نہ ہوسکے گی۔ کیونکہ روانڈا میں خانہ جنگی ختم ہونے کے باوجود مہاجرین اسی لئے واپس نہیں گئے کہ ان کو روانڈا کی حکومت کی طرف سے انتقامی کارروائیوں کا خدشہ تھا۔ مہاجرین کے کیمپوں میں روانڈا کے بہت سے شکست خوردہ فوجی موجود ہیں جو روانڈا کی حکومت کے انتقامی منصوبوں کا پرچار کرتے رہتے ہیں اور یوں مہاجرین کو ڈرا دھمکا کر واپس اپنے ملک میں جانے سے روکتے ہیں۔ روانڈا کے وزیراعظم کے اس بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ ان سابق فوجیوں کا پروپیگنڈہ کچھ ایسا غلط بھی نہیں تھا۔ اس کے علاوہ جب روانڈا سے انتقامی کارروائیوں کی خبریں بھی آرہی ہوں تو مہاجرین کو واپس جانے پر مجبور کرنا آسان نہیں ہوگا۔

روانڈا کے مہاجرین کو اگر ان کے ملک واپس لیجانا ہے تو انتقامی کارروائیوں کو ترک کرکے عام معافی کا اعلان کرنا ہوگا اور مہاجرین کی آبادکاری کے منصوبے بنانے ہوں گے۔ اس کے بغیر لاکھوں لاکھ مہاجرین کا مسئلہ برقرار ہی رہے گا اور اس بدنصیب خطۂ ارض کو امن کبھی حاصل نہ ہوسکے گا۔

☆ ○○○ ☆

امریکہ کا شام پر دباؤ

امریکہ کے صدر مسٹر کلنٹن نے امید ظاہر کی ہے کہ وہ شام سے یہ یقین دہانی حاصل کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے کہ وہ امن معاہدے پر آگے بڑھیں۔ امریکی صدر اس ہفتے مشرق وسطی کے ممالک کا دورہ کررہے ہیں۔ اقوام متحدہ میں امریکی خاتون نمائندہ مسز میڈلین البرائٹ نے کہا کہ اب وقت آگیا ہے کہ شام اس بارے میں نمایاں پیش رفت کا اظہار کرے۔ انہوں نے کہا کہ مجھے یقین ہے کہ صدر کلنٹن صدر اسد سے ملاقات کے دوران اہم مسائل پر بات چیت کے دوران شام کی عالمی دہشت گردوں سے حمایت واپس لینے اور لبنان میں اپنا قبضہ ختم کرنے پر دباؤ ڈالیں گے۔

یاد رہے کہ اس وقت لبنان میں جو گروپ اسرائیل کے خلاف دہشت پسندانہ کارروائیاں کرتے ہیں ان کو شام کی حمایت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حاصل ہے۔ مسز میڈیلین البرائٹ نے کہا کہ ان باتوں کے ساتھ ساتھ مسٹر کلنٹن کا زیادہ زور امن معاہدہ پر ہو گا۔ مسز البرائٹ نے شمالی کوریا کے ساتھ امریکہ کے معاہدے کا دفاع کرتے ہوئے کہ ہم نے شمالی کوریا کے ایٹمی بم کی تیاری کا کام روک دیا ہے اور ہمارے خیال میں یہ ایک ناقابل یقین فتح ہے۔

☆ ○ ☆

بقیہ صفحہ ۵

موجود ہے۔ اور بعد میں انہوں نے بتایا کہ ہو سکتا ہے کہ اس فلم کے بعض حصے ایم۔ ٹی۔ اے پر دکھائے جائیں۔ خاص طور پر جب ہم میں سے ایک شخص نے انہی تصویروں کے دوران کچھ مزاح اور مزاق کی باتیں کیں تو کہنے لگے یہ سوچ لیجئے کہ یہ فلم پہلے حضرت صاحب دیکھیں گے اور آپ کی منظوری کے بعد ایم۔ ٹی۔ اے پر پیش کی جائے گی۔ اور اس قسم کا مذاق غالباً اس فلم میں برداشت نہیں کیا جائے گا۔ چنانچہ ہم میں سے کسی نے آواز لگائی کہ بھئی ہر بات سنجیدگی کے ساتھ کی جائے اور اس کے بعد جتنی باتیں ہوئی وہ سنجیدگی سے ہوئیں۔

تمام احباب کی تصویر لینے کے بعد انہوں نے اس خواہش کا اظہار کیا کہ میرے ساتھ اور میرے علاوہ محترم آغا سیف اللہ خان صاحب اور مکرم یوسف سہیل شوق صاحب کے ساتھ الگ الگ تصویریں لی جائیں۔ یہ سب تصویریں لی گئیں اور جب سے یہ تصویریں لی گئی ہیں ہم میں سے ہر شخص اس بات کا منتظر ہے کہ دیکھئے ان تصاویر میں سے کون سا حصہ ایم۔ ٹی۔ اے پر آسکتا ہے یا نہیں۔ ایم۔ ٹی۔ اے کے متعلق بھی باتیں ہوئیں کہ اللہ تعالیٰ کا کتنا فضل ہے کہ اب ہماری ہر کارکردگی جسے ساری دنیا کے سامنے پیش کرنا ہو آسانی کے ساتھ ایم۔ ٹی۔ اے پر دکھادی جاتی ہے اور ساری دنیا کو یک دم اور فوری طور پر پتہ چل جاتا ہے کہ فلاں جگہ یہ کام ہو رہا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا بڑا احسان ہے کہ اس زمانہ میں ہمیں اس سے فائدہ اٹھانے کی توفیق مل رہی ہے۔

یاد رفتگان —— محمد عبداللہ۔ حیدر آباد، بھارت

محترم محمود احمد سعید صاحب واقف زندگی

محترم محمود احمد صاحب سعید مولوی فاضل واقف زندگی کے والد محترم نے اپنے پانچوں بیٹوں کو یکے بعد دیگر حیدر آباد سے قادیان میں تعلیم حاصل کرنے کے لئے بھیجا۔ محترم محمود احمد سعید ان کے سب سے چھوٹے فرزند تھے جن کو واقف زندگی بنا کر مدرسہ احمدیہ میں داخل کروا دیا۔ جہاں پر مولوی فاضل میں کامیابی کے بعد آپ خدمت دین میں لگے رہے۔ اور پنجاب ہی کی لڑکی سے ان کی شادی ہوئی۔

۱۹۵۶ء میں محترم محمود احمد سعید صاحب کے والد محترم کا انتقال ہوا۔ قادیان کے بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی اور کتبہ پر یہ لکھا گیا کہ انہوں نے اپنی کم آمدنی کے باوجود اپنے پانچوں لڑکوں کو قادیان حصول تعلیم دینی و دنیوی کے لئے بھیجا تھا اور جماعت میں اور کوئی ایسی نظیر نہیں ہے۔

آخری دنوں میں محترم محمود احمد صاحب سعید نے جو خطوط راقم الحروف کو لکھے ان میں لکھا کہ اب دل میں ایک آرزو ہے کہ ایک دفعہ پھر قادیان کی زیارت نصیب ہو جائے۔ وہاں کی گلیوں میں گھوموں۔ بہشتی مقبرہ میں جا کر حضرت بانی سلسلہ اور بزرگوں کے مزارات پر دعائیں کرنے کی توفیق ملے۔ اور جتنے دن بھی وہاں رہنے کا زیادہ سے زیادہ موقع ملے رہوں۔ اس پیاری بستی میں جہاں میرے بچپن سے لے کر جوانی تک کی عمر کٹی ہے زندگی کی سانسیں لوں۔

محترم محمود احمد صاحب سعید کو ۲۹۔ مئی کو دل کی بیماری ہوئی اور آخر یکم ستمبر ۱۹۹۳ء کو مولائے حقیقی سے جا ملے۔ آخری روز گھر سے نکل کر ہسپتال جاتے ہوئے اپنی تمام چیزیں ترتیب سے سنبھالیں اور کہا کہ ہسپتال سے اب میری لاش ہی آئے گی میں خود چل کر نہیں آؤں گا۔ معلوم ہوتا ہے کہ انہیں خدا تعالیٰ کی طرف سے پہلے ہی اطلاع ہو چکی تھی۔ ہسپتال میں ہی اپنے بچوں کے نام وصیت نامہ بھی لکھا۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ موصوف کو جنت میں اعلیٰ مقام دے اور پسماندگان کا حافظ و ناصر ہو۔

اطلاعات و اعلانات

تقریب شادی

○ مکرم شہادت علی عاجز صاحب مربی سلسلہ کی شادی مورخہ ۹۴-۱۰-۷ کو ہمراہ مکرمہ نسیم اختر صاحبہ بنت مکرم علی محمد صاحب (وفات یافتہ) چک نمبر ۵۲ گ ب تحصیل سمندری ضلع فیصل آباد منعقد ہوئی۔ ان کا نکاح =/۱۵۰۰۰ روپے حق مہر پر مکرم بشیر احمد خان صاحب مربی سلسلہ نے پڑھا اور رخصتانہ کے موقع پر مکرم مربی صاحب موصوف نے ہی دعا کرائی۔

اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے بہت مبارک فرمائے۔

○ مکرم مرزا نصیر احمد صاحب ابن مکرم مرزا لطیف احمد صاحب کارکن خدام الاحمدیہ پاکستان کی شادی مورخہ ۷۔ اکتوبر ۱۹۹۴ء کو عزیزہ بجیلہ مشتاق صاحبہ بنت مکرم مشتاق احمد سندھو صاحب دارالرحمت غربی ربوہ حال جرمنی کے ساتھ انجام پائی۔ ان کا نکاح مورخہ ۹۴-۷-۲۲ کو محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح و ارشاد مرکزیہ نے بیت المبارک میں پڑھا تھا۔ مورخہ ۷۔ اکتوبر کو بارات کوارٹرز صدر انجمن احمدیہ سے دارالرحمت غربی گئی جہاں رخصتانہ کی تقریب ہوئی اور مکرم بشیر احمد سیفی صاحب صدر محلہ دارالرحمت غربی نے دعا کروائی۔ اگلے روز مورخہ ۸۔ اکتوبر کو احاطہ کوارٹرز صدر انجمن احمدیہ میں دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا گیا تھا جس میں افراد خاندان حضرت بانی سلسلہ احمدیہ اور کثرت سے دوست احباب اور بزرگان سلسلہ نے شرکت فرمائی۔

اللہ تعالیٰ اس شادی کو ہر دو خاندانوں کے لئے دینی اور دنیوی لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنائے۔

ولادت

○ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم انور طاہر صاحب مربی سلسلہ لاہور ابن محمد اشرف ناصر شاہد (وفات یافتہ) مربی سلسلہ کو مورخہ ۱۶۔ اگست ۹۴ء کو بیٹی عطا فرمائی ہے۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے ازراہ شفقت نومولودہ کا نام "سمیرا طاہر" عطا فرمایا ہے۔ بچی وقف نو کی مبارک تحریک میں شامل ہے۔ اللہ تعالیٰ بچی کو نیک صالحہ اور خادم دین بنائے۔

اعلان گمشدگی پاکٹ

ڈائریکٹری ٹیلیفون کمپیوٹر

○ چند روز قبل خاکسار ٹیلیفون بوتھ نزد اقصیٰ چوک پر گیا اور ڈائریکٹری ٹیلی فون کمپیوٹر وہاں ہی بھول گیا اس میں میرے عزیز و اقارب کے ٹیلیفون نمبر ریکارڈ ہیں۔ اگر کسی دوست کو ملا ہو تو خان میڈیسن نزد بوتھ اقصیٰ چوک کو پہنچا کر ممنون فرمائیں۔

حمید اللہ سندھی

بقیہ صفحہ ۱

اور بے وقوفی کے استدلال پہ تو انسان سب سے زیادہ اپنے نفس کو ہی نقصان پہنچاتا ہے۔ مگر یہاں بالارادہ نقصان کا مضمون ہے۔ کوئی شخص جان بوجھ کر اپنے نفس کو تکلیف نہیں پہنچاتا۔ اور ہر شخص کا نفس اس سے امن میں ہے۔ پس فرمایا کہ تمام بنی نوع انسان سے ایسا سلوک کرو کہ وہ سارے تم سے امن میں آجائیں۔ اگر ایسا کرو گے تو اللہ تعالیٰ سے تم امن میں آجاؤ گے۔ اللہ کی پناہ میں آجاؤ گے اور وہ تمہارے امن کی حفاظت فرمائے گا اور اس طرح تمہارا ایمان کامل ہو جائے گا۔

(از خطبہ جمعہ ۱۲۔ اگست ۱۹۹۴ء)
(الفضل یکم ستمبر ۱۹۹۴ء)

اگر یہ مفید اور مؤثر
دوائیں استعمال میں رہیں
• تریاق اٹھرا • نور نظر • دوائے مرجان • حب عطر گلاب • حب امید • حب شفاء الرحم • سپاری پاک • حب مفید النساء • حب ریاحی جدید • حب مقوی رحم وغیرہ
تو مرض اٹھرا۔ نرینہ اولاد سے محرومی بندش، بے قاعدگی اور قلت حیض۔ رحمی کمزوری۔ لیکوریا اور سیلان الرحم سے اللہ تعالیٰ کے فضل سے کلیتہً شفا ہو جاتی ہے مزید تفصیلات کے لئے کتابچہ یا سوالنامہ تشخیص مفت طلب کریں۔ دوا بذریعہ ڈاک بھی منگوائی جاسکتی ہے یا مطب میں تشریف لائیں۔
اطباء اور طبی سٹاکسٹ بھی رابطہ کریں
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ
ربوہ فون: 211538

ہومیوپیتھک کتب و ادویات
دنیا بھر میں کہیں بھی درکار ہوں تو ہم ڈاک خرچ کے ساتھ آپ کو بھجوا سکتے ہیں۔ مثلاً
• جرمن و پاکستانی پوٹنسیاں • جرمن و پاکستانی بائیوکیمک • جرمن و پاکستانی مدر ٹنکچرز
• جرمن پیٹنٹ ادویات • ہر قسم کی ٹکیاں و گولیاں • خالی کیپسولز • شوگر آف ملک
• خالی شیشیاں و ڈراپرز •
• اردو ہومیو کتب میں خصوصاً ڈاکٹر عابد حسین صاحب کی ابتدائی چار کتب کا سیٹ ۱۵٪ خصوصی رعایت کے ساتھ۔ یہ سیٹ مبتدیوں کیلئے عام فہم اور آسان ہے اور پرانے ہومیو پیتھس کیلئے جامع اور فکر انگیز ہے۔
• ڈاکٹر محمد مسعود قریشی صاحب کی بائیوکیمسٹری اور تحقیق الادویہ ڈاکٹر کینٹ کی ہومیوپیتھک فلسفہ، اسی طرح ڈاکٹر کلارک کی THE PRESCRIBER اور ڈاکٹر بورک کی انگلش میں METERIA MEDICA WITH REPERTORY وغیرہ
کیور ہومیو میڈیسن کمپنی (ڈاکٹر راجہ ہومیو) گولبازار ربوہ
فون: 04524-771
04524-211283
فیکس: 04524-212299

خبریں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ربوہ: 29 اکتوبر-1994ء
موسم معتدل ہے- ہلکی سردی ہے
درجہ حرارت کم از کم 17 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 27 درجے سنٹی گریڈ

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف نے جنرل اسمبلی جانے سے انکار کر دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ مسلم لیگی کارکنوں اور ارکان اسمبلی پر تشدد کیا جا رہا ہے۔ بے نظیر مجھے زبردستی اقوام متحدہ بھیجنا چاہتی ہیں۔ میں اپنے ساتھیوں کو چھوڑ کر کیسے جا سکتا ہوں۔ انہوں نے کہا کہ بے نظیر چاہتی ہیں کہ ملک کو کسی حادثے سے دوچار کر کے جمہوریت کی بساط لپیٹ دی جائے۔ ان کی کسی سازش کو ہم کامیاب نہیں ہونے دیں گے انہوں نے کہا کہ تحریک نجات نے عوامی طاقت کو متحرک کر دیا ہے۔ اب اس کے استعمال کا وقت آرہا ہے۔ ہماری تحریک اب سیلاب بن چکی ہے جس پر بند باندھنے کی کوشش بھی کی جائے تو وہ اپنا راستہ نکال لیتی ہے۔ قوم ۱۱۔ اکتوبر کو حکومت کا محاسبہ کرنے کو تیار تھی لیکن ہم نے اسے ایسا کرنے سے روک دیا۔ ہم خانہ جنگی کی صورت حال نہیں پیدا کرنے چاہتے۔

○ بجلی کے نرخوں میں ۲۲۔ فیصد تک اضافے پر اتفاق کر لیا گیا ہے گھریلو صارفین کے لئے یہ اضافہ اوسطاً ۱۰۔ فیصد اور صنعتی و تجارتی صارفین کے لئے ۱۷۔ سے ۲۲۔ فیصد تک ہو گا۔

○ اپوزیشن نومبر کے دوسرے ہفتے میں روڈ مارچ شروع کرے گی۔ تیاریوں کے سلسلے میں تنظیموں کو ذمہ داریاں سونپ دی گئی ہیں۔ کارروائی کی قیادت نواز شریف 'اعجاز الحق' اجمل خٹک 'کھوسہ' جاوید ہاشمی وغیرہ کریں گے۔ یہ مارچ دو ہفتے جاری رہے گا۔ آغاز پشاور سے اور اختتام کراچی پر ہو گا۔

○ وزیر اعلیٰ پنجاب مسٹر منظور احمد وٹو نے کہا ہے کہ ارکان اسمبلی کو عدالت کے حکم پر گرفتار کیا گیا ہے۔ قانون سے بالاتر کوئی نہیں۔ نواز شریف کی طرح یاسین وٹو اور دیگر اپوزیشن لیڈروں کو بھی رعایت دینا چاہتا تھا لیکن عدالت نے ان کی ضمانت قبل از گرفتاری منسوخ کر دی جس کی وجہ سے انہیں گرفتار کر لیا گیا۔ انہوں نے کہا کہ ۲۰۰۰ء تک ہر شخص کو صحت کی بنیادی سہولتیں مہیا کرنا ہمارا ٹارگٹ ہے۔

○ گلگت میں مسلم لیگی کارکنوں اور چترال فورس کے درمیان تصادم میں نائب صوبیدار سمیت دو۔ افراد ہلاک ہو گئے۔ ۵۔ افراد زخمی ہوئے۔ شہر کے بڑے حصے میں غیر اعلان شدہ کرفیو نافذ کر دیا گیا۔ ہزاروں مسلم لیگی کارکن ریٹرننگ افسر کے دفتر کے باہر جمع ہو کر حلقہ نمبر ۲۔ کے نتائج روکنے پر احتجاج کر رہے تھے کہ تصادم ہو گیا۔

○ کراچی میں پولیس پر دہشت گردوں کی فائرنگ سے ایک سب انسپکٹر اور دو کانسٹیبل ہلاک ہو گئے۔ تین سپاہی شدید زخمی حالت میں ہیں۔ شپ اونرز کالج کے قریب گشتی پولیس کی گاڑی پر بھی گولیاں چلائی گئیں۔

○ لاہور میں پولیس مقابلے میں دو ملزم اور ایک کانسٹیبل ہلاک ہو گیا۔ دو ملزم زخمی حالت میں گرفتار ہو گئے۔ مرنے والے کانسٹیبل کو پولیس میڈل اور لواحقین کو تین لاکھ روپے دینے کا اعلان کر دیا گیا ہے۔

○ چیئرمین ایکشن کمیٹی اتحاد ملازمین کوہلو زون (بلوچستان) میر جمال مری نے تونسہ شریف میں ایک پریس کانفرنس میں بتایا ہے کہ بلوچستان میں ہزاروں سرکاری ملازمین ۲۴۔ روز سے ہڑتال پر ہیں۔

○ وزیر اعلیٰ پنجاب نے چولستان کے علاقے میں پائے جانے والے نایاب پرندے تلور کے شکار پر پابندی عائد کر دی ہے اس پرندے کی قیمت مشرق وسطیٰ میں ۱۰۔ ہزار ریال ہے۔ اس پرندے کی نسل ختم ہونے کا خدشہ تھا۔

○ ڈاکٹروں کی تنظیم پی ایم اے نے حکومت سے مذاکرات ختم کر دیئے ہیں اور ۷۔ نومبر تک مطالبات تسلیم کرنے کا الٹی میٹم دیا ہے۔

○ چکوٹھی اور اٹھ مقام (آزاد کشمیر) کے علاقے میں پاک فوج کی جوابی فائرنگ سے تین بھارتی مورچوں میں آگ لگ گئی۔ تین بھارتی فوجی ہلاک ہو گئے۔ مختلف سیکٹروں میں بھارتی فوجی سویلین آبادیوں پر فائرنگ کر رہے ہیں۔ اور میزائیلوں کے حملے کر رہے ہیں جس سے عام آبادی کو شدید مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

○ بوسنیا اور کروشیا کے وزرائے اعظم نے ایران جاتے ہوئے اسلام آباد میں مختصر قیام کیا۔ وفاقی وزیر پٹرولیم کی جانب سے ان کے اعزاز میں ظہرانہ دیا گیا۔

○ وزیر اعلیٰ پنجاب مسٹر منظور احمد وٹو نے دعویٰ کیا ہے کہ عوام نے جن کاموں کے لئے ہمیں مینڈیٹ دیا تھا ہم نے پانچ سال کی بجائے ایک سال میں کر دئے ہیں۔ بے آسروں کو سہارا بے گھروں کو مکانات دیئے۔ ۴۰۔ ہزار نوکریاں دینے کا فیصلہ کیا۔ اپنے ساتھیوں کو کوئی الاٹمنٹ نہیں کی۔

○ رکن قومی اسمبلی اور مسلم لیگ (ن) کے رہنما مسٹر الٰہی بخش سومرو نے کہا ہے کہ اب بھی وہی تبدیلی لائیں گے جو پہلے تبدیلی لاتے تھے۔ یہ درست ہے کہ عدم اعتماد کی تحریک کامیاب نہیں ہو گی لیکن اس سے پریشر زور بڑھے گا۔

○ بی بی سی کو انٹرویو دیتے ہوئے مسٹر نواز شریف نے کہا کہ وہ کشمیر کے مسئلے پر پیپلز پارٹی سے مل کر کشمیر پالیسی بنانے اور اقوام متحدہ جانے کو تیار ہیں اس کے لئے وزیر اعظم کو پارلیمنٹ کے مشترکہ اجلاس میں متفقہ طور پر کشمیر پالیسی متعین کرنے کی تجویز دی ہے تاکہ میں جنرل اسمبلی میں قومی بیان جاری کر سکوں۔ میں چاہتا ہوں ہم سب مل کر اختلافی امور بات چیت کے ذریعے طے کر کے انہیں دور کریں تاکہ مسلم لیگ پیپلز پارٹی اور دیگر جماعتیں ایک دوسرے کے قریب آ جائیں۔

○ بھارتی فوج نے کشمیری کمانڈر کو شدید تشدد کے بعد شہید کر دیا۔ مختلف جھڑپوں میں ۹۔ بھارتی فوجی ہلاک ہو گئے۔ ضلع بڈگام میں حزب المجاہدین کے سیکشن کمانڈر غلام نبی پورے کی میت لے کر لوگوں نے جلوس نکالا۔ سوپور میں بھارتی فوجی کیمپ پر حملے سے ۲۔ فوجی ہلاک ہو گئے۔

○ جنوبی افریقہ کے خلاف ایک روزہ کرکٹ میچ پاکستان نے ۶۔ وکٹوں سے جیت لیا۔ اعجاز ۹۸۔ رنز پر ناٹ آؤٹ رہے۔

○ سپاہ صحابہ نے اسلحے پر پابندی کا حکم مسترد کر دیا ہے۔ مولانا ضیاء الرحمٰن فاروقی نے کہا ہے کہ دہشت گرد آزاد پھر رہے ہیں۔

○ ایم کیو ایم کے قائد الطاف حسین نے کہا ہے کہ نئے صوبے کے مطالبے کو گولہ بارود سے دبایا گیا تو پھر اللہ ہی حافظ ہے۔ ہمارے ۱۸۔ نکاتی مطالبات مان لئے جائیں تو کوئی نئے صوبے کا مطالبہ نہیں کرے گا۔ انہوں نے کہا ظلم نہ رکا تو حالات پوائنٹ آف نو ریٹرن تک پہنچ جائیں گے۔ انہوں نے کہا کہ ہم خود محفوظ ہوتے تو مسئلہ کشمیر موثر انداز میں اٹھاتے۔

○ وزیر اعظم ترکمانستان کے دورے کے بعد وطن واپس پہنچ گئیں۔ اپنے دورے کے دوران انہوں نے جمہوریہ کی آزادی کے سالانہ جشن میں شرکت کی۔

○ پاکستان اور ایران کے درمیان بھارت تک گیس کی پائپ لائن جلد بچھانے پر اتفاق ہو گیا ہے۔ ایران کے صدر ہاشمی رفسنجانی سے ترکمانستان کے دارالحکومت اشک آباد میں وزیر اعظم بے نظیر بھٹو سے ہونے والی ملاقات کے نتیجے میں ایرانی صدر نے وعدہ کیا کہ پاکستان تک گیس پائپ لائن بچھانے کا کام جلد شروع کر دیا جائے گا جس کو بعد ازاں بھارت تک توسیع دے دی جائے۔ ایرانی صدر نے اس پائپ لائن کو مفاہمتی پائپ لائن کا نام دیا جس سے پاک بھارت تعلقات بہتر کرنے میں بھی مدد ملے گی۔

○ روس میں ایک اور طیارے کو اغوا کرنے کی کوشش ناکام بنا دی گئی۔ ہائی جیکر کو بم سمیت گرفتار کر لیا گیا۔ ایک ہی دن میں روس میں طیارے کے اغوا کا یہ دوسرا واقعہ ہے۔

○ اترپردیش کے سابق وزیر اعلیٰ نے قید سے رہائی کے بعد اپنے بیان میں کہا ہے کہ بابری مسجد کی جگہ پر مندر ہر قیمت پر بنے گا۔

○ اندرون سندھ فرقہ وارانہ فسادات کے خطرہ سے نبٹنے کے لئے اقدامات کر لئے گئے ہیں۔

○ توانائی کا برطانوی وفد لاہور پہنچ رہا ہے۔

○ مرتضیٰ بھٹو نے کہا کہ بے نظیر اپنی کرسی بچانے کی جدوجہد میں مصروف ہیں۔ اور میاں نواز شریف ہر قیمت پر اقتدار حاصل کرنے کے لئے تحریک چلا رہے ہیں۔

دانتوں کا معائنہ مفت
احمد ڈینٹل کلینک
طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ
ڈینٹسٹ
۴ تا ۸ بجے شام

STONE REMOVING COURSE
بفضل خدا گردہ اور مثانہ کی پتھری کے اخراج کیلئے کامیاب دوا۔
بھٹی ہومیو کلینک رحمت بازار
(سابقہ دوکانیں) صبح ۱۰ بجے تا ۱ بجے
شام ۴ بجے تا ۸ بجے
دارالیمن صبح 8 تا ۱۰ بجے

بفضل خدا تعالیٰ
GOOD NEWS
WE ARE NO.1
ہمارا معیار ہی ہماری مقبولیت کی ضمانت ہے
مناسب قیمت میں بہترین ڈش انٹینا
پاکستان میں ہر جگہ فٹنگ کی سہولت
ڈش ماسٹر
اقصیٰ روڈ ربوہ
دکان 211274
رہائش 212487
بشارت احمد خان